احتذار:

پینشن فنڈ کی تمام سرمایہ کاری مارکیٹ خطرات کے تابع ہے۔ سرمائے کی قدر کا انحصار ان عوامل پر ہے جو سرمایہ بازار (Capital Market) پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
ان عوامل میں مارکیٹ کی صورتحال کے مطابق اتار چڑھاؤ رہتا ہے۔ سرمایہ کاروں سے گزارش کی جاتی ہے کہ مذکورہ فنڈ میں سرمایہ کاری کی مکمل تفصیلات خطرات اور مروجہ ٹیکس قوانین
سے آگاہی کے لئے پیشکش دستاویز کا بغور مطالعہ کریں پنشن فنڈز سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ سرمایہ نکالنے پر موجودہ قوانین IT ORD 2001 کے مطابق انکم ٹیکس لاگو ہوگا۔

"ملازمین کے ریٹائرمنٹ فنڈ کی بہتر سرمایہ کاری"

چیف ایگزیکٹو: الوداعی تقریب میں حامد صاحب نے کمپنی کے پراویڈنٹ فنڈ کے حوالہ سے کچھ غور طلب باتیں کہیں
ایک یہ کے پراویڈنٹ فنڈ پر شرح منافع بہت کم ہے۔
مزید انہیں پچھلے سال کا منافع ادا نہیں کیا گیا جو کہ انہیں اڈٹ کے بعد ملے گا۔

فنانس ڈائرکٹر: ہمارے پراویڈنٹ فنڈ میں کل جمع شدہ رقم تقریباً دس کروڑ روپیہ ہے۔ اس چھوٹے فنڈ کی بہتر طور سے سرمایہ کاری کرنا ایک مشکل امر ہے۔ مزید کمپنی کے پاس سرمایہ کاری کے شعبے کی مہارت موجود نہیں ہے۔

چیف ایگزیکٹو: کیا آپ کی تجویز یہ ہے کہ یہ کام ہم کسی اسٹاک بروکر کے سپرد کردیں۔

فنانس ڈائرکٹر: ہمیں تمام ممکنات کا جائزہ لینا چاہیے۔

چیف ایگزیکٹو: تو پھر آپ ایسا کیوں نہیں کر لیتے اور آئندہ ہفتے تک ہمیں اسکا کوئی حل تجویز کریں۔
آخر کار یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے ملازمین کو ریٹائر ہونے پر معقول رقم کا تحفہ دے سکیں۔

	پینشن فنڈ	پراویڈنٹ فنڈ
جمع کی جانی رقم (Contribution) پر ٹیکس کی رعائت	پینشن میں سرمایہ کاری پر آمدنی کا 20 فیصد یا 5 لاکھ روپے جو بھی کم ہو اس پر کریڈٹ حاصل ہو سکتا ہے۔ تقریباً Rs.100,000	تنخواہ کا 10 فیصد یا ایک لاکھ روپیہ جو بھی کم ہو پر ٹیکس کی رعائت ہے۔ تقریباً Rs.20,000
انکم ٹیکس میں چھوٹ	انکم ٹیکس کی رعائت اور چھوٹ کی آخری حد ہے۔ اکاؤنٹ ہولڈرز آمدنی کے لحاظ سے یہ رقم مختلف ہو سکتی ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ٹیکس کے مشیر سے مشورہ کریں۔	
منافع کے مواقع	ایک بڑے فنڈ ہونے کی وجہ سے زیادہ منافع کے امکانات	چھوٹے فنڈ ہونے کی وجہ سے متوقع منافع نسبتاً کم
مختلف اسکیموں پر سرمایہ کاری کا مواقع	زیادہ بڑے فنڈ ہونے کی وجہ سے مختلف سکیموں پر بہترین سرمایہ کاری آسانی سے کی جا سکتی ہے۔	ایک چھوٹے فنڈ ہونے کی وجہ سے مختلف سکیموں میں سرمایہ کاری ایک مشکل کام ہے۔
فنڈ کا انتظام	پنشن فنڈ مینیجر فنڈ کے انتظام کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے۔	آجر پر اپنے دوسرے کاموں کے ساتھ پراویڈنٹ فنڈ کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔ آجر کو فنڈ کی نگرانی کیلئے مختلف ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ سرمایہ کاری ماہر، تحقیق کا ماہر وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ اضافی وقت اور وسائل بھی صرف کرنا پڑتے ہیں جو کہ چھوٹا فنڈ ہونے کی وجہ سے اس کے لئے مشکل ہے۔
سرمایہ کاری کرنے کے لئے مختلف مواقع	کوئی بھی شخص سرمایہ کو اپنی ترجیحات کے مطابق مختلف ذیلی فنڈ میں تقسیم کر سکتا ہے۔ شرعی اور مروجہ دونوں طریقوں کے مطابق سرمایہ کاری کی سہولت ہوتی ہے۔	ایک ملازم کو کسی بھی قسم کا اختیار نہیں کے وہ اپنی مرضی سے سرمایہ کاری کرے شرعی اور مروجہ سرمایہ کاری کرنے کے لئے کوئی پسند یا ناپسند بھی میسر نہیں۔ سرمایہ کاری کی شرح ہر ملازم کے لئے ایک ہی ہوگی عمر کے حساب سے سرمایہ کاری کے خطرات کو تحفظ حاصل نہیں۔
اپنا سرمایہ کسی دوسرے فنڈ میں لے جانے کی سہولت	ملازمین کو ملازمت کی تبدیلی یا منسوخی کی وجہ سے اپنا فنڈ نکالنے کی ضرورت نہیں وہ اپنی مرضی سے کسی بھی دوسرے فنڈ میں اپنا سرمایہ منتقل کر سکتے ہیں۔	ملازمت کے اختتام یا تبدیلی کی صورت میں تمام سرمایہ ملازم کو قبل از وقت ریٹائرمنٹ ادا کر دیا جاتا ہے۔
ریٹائرمنٹ کے فوائد۔	50% فیصد تک رقم نکالنے پر کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہوگا۔ باقی رقم ماہانہ آمدنی پلان پر جس پر منافع بھی ہوگا لگائی جا سکتی ہے۔ یا انیوٹی Annuity (جو کہ لائف انشورنس کمپنی اجراء کرتی ہے) خریدی جا سکتی ہے۔ بقیہ 50% فیصد رقم نکالنے پر پچھلے 3 سال کی اوسط ٹیکس شرح کا اطلاق ہوگا	100% فیصد رقم بغیر ٹیکس کے ادا کر دی جائے گی کوئی سرمایہ کاری پلان نہیں ہوگا۔

Atlas Asset Management
Rated AM3+ by PACRA

Atlas Pensions
to help you plan your retirement.

Atlas Asset Management

Ground Floor, Federation House, Sharae Firdousi, Clifton, Karachi-75600
UAN: 111-MUTUAL (6-888-25) Ph: (92-21) 5379501-04 Fax: (92-21) 5379280
Website: www.atlasfunds.com.pk

ایک ہفتہ بعد

چیف ایگزیکٹو: کیا ہم پراویڈنٹ فنڈ کے مسلۂ کوغور کرنے بیٹھے ہیں۔امید آج آپ مطمئن نظرآ رہے ہیں ۔ پچھلے ہفتہ جب میں نے حامد صاحب کے ریٹائرمنٹ کاذکر کیا تھا۔آپ کافی پریشان تھے۔شاید آپ کے پاس مسلۂ کااچھاحل موجود ہے۔

فنانس ڈائرکٹر: حقیقت تو یہ ہے کہ یہ مسلۂ ہمارے پاس موجودتھااورہم نے کبھی اسکوحل کرنے کانہیں سوچا تاوقتیکہ حامد صاحب نے اس چیز کی درست نشاندہی نہیں کی۔انہوں نے دوچیزیں بتائیں۔کم منافع اور یہ کہ انہیں پوری واجب الادارقم نہیں ملی پہلے اس کاجائزہ لیتے ہیں۔ہماری اس کمپنی میں پچاس کے لگ بھگ ملازمین ہیں اور پراویڈنٹ فنڈ میں کل جمع شدہ رقم تقریباًدس کروڑ روپیہ ہے ماہانہ 350,000 روپیہ پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہوتی ہے۔ہم ملازمین کو یہ ہی مشورہ دیتے ہیں کہ پراویڈنٹ فنڈ سے قرضہ نہ لیں اوراسے ریٹائرمنٹ تک کے لئے جمع ہونے دیں لیکن ضرورت کے تحت کچھ ملازمین قرضہ کے لئے درخواست دیتے رہتے ہیں۔ہمارے تعلقات ملازمین سے بہت بہتر ہیں۔اورایک شفاف طریقہ کار کے ذریعے منافع میں حصہ داری کی پالیسی نے ایک اپنائیت کے رشتہ کوجنم دیا ہے۔پراویڈنٹ فنڈ کانظام ٹرسٹی کے بورڈ کی ذمہ داری ہے جسمیں تمام شعبہ اورگریڈ کے ملازمین کی نمائیندگی ہے۔پراویڈنٹ کے اکاؤنٹ فنانس ایگزیکٹو کی ایک اضافی ذمہ داری ہے۔سال کے اختتام کے بعد تقریباً تین ماہ اڈٹ میں لگتے ہیں اور مزید دو ہفتہ منافع کی تقسیم اوراکاونٹ اسٹیٹمنٹ ملازمین کو ارسال کرنے پرلگتے ہیں۔

چیف ایگزیکٹو: آپ نے صورت حال کوواضح کردیالیکن مسلۂ کیا ہے؟

فنانس ڈائرکٹر: انوسٹمنٹ کے مختلف ضابطوں کے مطابق ہمیں اسے وسعت دینا ہے۔اسکا مطلب یہ ہے کہ بجائے کہ ہم تمام انڈے ایک ٹوکری میں رکھیں ہمیں اس دس یازیادہ ٹوکریوں میں رکھنا ہے۔اگرچہ یہ اچھی چیز ہے لیکن اس سے کچھ مسائل جنم دیتے ہیں جب ہم مارکیٹ میں سیکورٹیز کے خرید وفروخت کیلئے جاتے ہیں یا پھر بینک میں رقم ڈیپازٹ اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں تو رقم کے چھوٹے ہونے کی بناپرہمیں بہترین منافع نہیں ملتا۔کیونکہ اکثراوقات یہ سرمایہ کاری ایک مخصوص رقم سے منسلک ہوتی ہے۔مزید ہماری کمپنی میں سرمایہ کاری کی مہارت موجودنہیں ہے اور نہ اس چھوٹے سے پراویڈنٹ فنڈ کیلئے ہم اضافی خرچہ برداشت کرسکتے ہیں۔سالانہ منافع ملازمین کے کھاتہ میں اڈٹ کے بعد ہی اندراج کیا جاتا ہے۔چھوڑکرجانے والے یاریٹائرہونے والے ملازمین کوکئی مہینے بقیہ رقم وصول کرنے کیلئے انتظار کرناپڑتا ہے۔

چیف ایگزیکٹو: آپ کی باتوں سے مجھے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس مسلۂ کاحل ہماری کمپنی میں نہیں ہے۔

فنانس ڈائرکٹر: ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہم کسی اچھے اسٹاک بروکرفرم کی خدمات حاصل کرلیں۔2%یا3%فیصد کے تناسب سے انکا سالانہ معاوضہ Rs.2,000,000 یا Rs.3,000,000 ہوگا۔ ملازمین کا کھاتہ کمپنی کو ہی رکھنا ہوگا۔منافع کی تقسیم اوراڈٹ کا وہی طریقہ ہوگا۔یہ ضرور ہے کہ ہمیں ماہرانہ رائے ملے گی لیکن چھوٹے فنڈ کے سرمایہ کاری کامسلۂ بہرحال موجود رہے گا۔

چیف ایگزیکٹو: جہاں سے چلے تھے اسی جگہ پرواپس

فنانس ڈائرکٹر: میرے خیال میں دوسرااوراسکا بہترحل والنٹری پینشن سسٹم (VPS) ہے۔سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (SECP) نے پانچ سرمایہ کاری کمپنی (AMC) کوپنشن فنڈمینیجر کالائسنس دیا ہے۔اٹلس ایسیٹ مینجمنٹ لیمیٹڈ اس میں سے ایک ہے۔کل حسان خان مارکیٹنگ کے سربراہ اور سدرارفعت پینشن انالسٹ نے اس نظام کی مکمل تفصیلات ہمیں بتائیں۔وہ ایک کتابچہ بھی دیکر گئے ہیں جسے آپ بھی پڑھ لیں۔VPSایک انفرادی ریٹائرمنٹ کانظام ہے۔اگرہم اس نظام کی طرف جانے کافیصلہ کریں توہمیں پراویڈنٹ فنڈ کے کھاتے سےVPS میں ملازمین کے انفرادی کھاتوں میں رقم منتقل کرنی ہوگی اور پھراسکے بعد ماہانہ رقم جمع کرانی ہوگی۔

چیف ایگزیکٹو: کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ پراویڈنٹ میں جمع رقم کیVPS میں منتقلی انکم ٹیکس کے ضابطوں کے تحت منظورشدہ ہیں اوراسمیں کمپنی کے لئے کوئی دشواریاں نہیں ہیں۔

فنانس ڈائرکٹر: آپ کی بات درست ہے۔VPS کاڈھانچہ کچھ اس طرح کا ہے کہ اسمیں 3ذیلی فنڈ ہیں (Equity, Debt and Money Market) اکاونٹ ہولڈرزکوان ذیلی فنڈز میں رقم اپنی خواہش اور ضرورت کے تحت مختص کرنے کااختیار ہے۔پنشن اکاونٹ ملازمت چھوڑنے کی صورت میں اکاونٹ ہولڈرز کے ساتھ رہتا ہے۔ذیلی فنڈ کی نقد مالیت(NAV) روزانہ فنڈمینیجر رپورٹ ماہانہ کی بنیاد پراور تفصیلی اکاونٹ سہ ماہی ارسال ہوتے ہیں۔اٹلس ایسیٹ مینجمنٹ لیمیٹڈ کے ویب سائٹ پرانہیں دیکھا جاسکتا ہے اکاونٹ ہولڈرز اپنے انفرادی اکاونٹ کوویب سایٹ پر Password کے ذریعہ دیکھ سکتا ہے انفرادی اکاونٹ میں گذشتہ دن تک کی تفصیلات موجود ہوتی ہیں VPS مکمل شفاف ہے اسوقت 7 پنشن فنڈز ہیں۔جس میں 4 شریعت کے اصول کے مطابق ہیں۔اٹلس کے پاس 2 پینشن فنڈز ہیں ایک مروجہ فنڈ اوردوسرا شرعی طابع۔اور یہ بہترین فنڈمینیجرز میں سے ایک ہیں۔

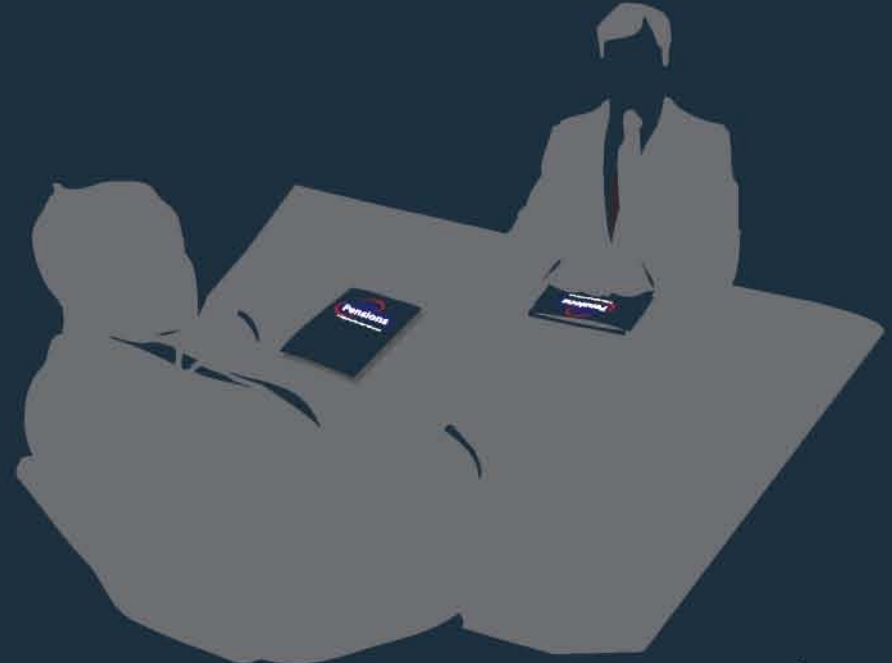

چیف ایگزیکٹو: کیاVPS میں سرمایہ کاری پرکوئی ٹیکس کی چھوٹ ہے؟

فنانس ڈائرکٹر: پراویڈنٹ فنڈز میں رقم جمع کرانے کی صورت میں تنخواہ کے 10 فیصد تک جسکی حد Rs.100,000 ہے پر ٹیکس کی چھوٹ ہے۔VPS میں سرمایہ کاری کی صورت میں تنخواہ کا 20فیصد یا Rs.500,000 جوبھی کم ہو پرٹیکس کی رعائت حاصل کی جاسکتی ہے۔پراویڈنٹ فنڈز اورVPS دونوں کے سرمائے پر منافع ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔VPS میں ریٹائرمنٹ سے قبل اگر رقم نکالی جائے تو اس پر ٹیکس کا اطلاق ہوتا ہے۔جبکہ پروایڈنٹ فنڈز میں ایسا نہیں ہے۔اس طرح ریٹائرمنٹ کے بعد بھی پروایڈنٹ فنڈ سے رقم نکالنے پرٹیکس کا اطلاق نہیں ہے۔VPS میں ریٹائرمنٹ کے بعد جمع شدہ رقم کے50فیصد تک کے نکالنے پرٹیکس کا اطلاق نہیں ہے اور بقیہ50فیصد کودوبارہ پینشن فنڈمینیجر یاانشورنس کمپنی کے پاس سرمایہ کاری کی صورت میں75 برس کی عمر تک پینشن کا حقدار ہوجاتا ہے۔پینشن کی رقم پرانکم ٹیکس کا اطلاق ہوتا ہے۔

چیف ایگزیکٹو: ان دونوں میں ٹیکس کے نقطۂ نظر سے کون بہتر ہے۔

فنانس ڈائرکٹر: اگر پراویڈنٹ فنڈز سے موازنہ کریں (VPS) میں سرمایہ کاری کے وقت زیادہ ٹیکس کی رعایت ہے لیکن ریٹائرمنٹ کے وقت کم رعائت ہے۔ شروع کی رعائت سے فائدہ یہ بھی ہے کہ پوری کاروباری زندگی اکاونٹ ہولڈرز کوٹیکس کی رعائت نقد کی شکل میں ملتی رہتی ہے۔اورسرمایہ کاری کی صورت میں اس میں مزید فائدہ ہیں ریٹائرمنٹ کے بعد ٹیکس کی شرح اورخاص طور پران لوگوں کے لئے جسکی آمدنی Rs.750,000 سالانہ ہے ویسے ہی کم ہوتی ہے۔

چیف ایگزیکٹو: بہت خوب۔پنشن فنڈمینیجر کامعاوضہ کیا ہوتا ہے؟

فنانس ڈائرکٹر: VPS کے ضابطوں کے مطابق پنشن فنڈمینیجر جمع کی جانے والی رقم کازیادہ سے زیادہ 3 فیصد سیلز لوڈ کی صورت میں اورفنڈ میں جمع کی ہوئی رقم کا 1.5 فیصد مینجمنٹ فی (Management Fee) کا حقدار ہوتا ہے۔ہمارے کمپنی میں سالانہ جورقم جمع ہوگی وہ Rs.5,000,000 کے لگ بھگ ہوگی اس پرسیلز لوڈ Rs.150,000 بنتا ہے۔اسکے علاوہ Management Fee Rs.1,500,000 بنتی ہے ہمارے فنڈز پرجودس کروڑروپیہ ہے کل ملاکر Rs.1,650,000 جسمیں جمع شدہ رقم کی سرمایہ کاری اورانفرادی کھاتہ دونوں شامل ہے۔اٹلس ایکسیڈنٹ انشورنس مہیا کرتا ہے جسکا پریمیم بھی اس معاوضہ میں شامل ہے۔

چیف ایگزیکٹو: پھرکیا ہم ڈیپارٹمنٹ کے میٹنگ میں اسپرغورکریں اورفیصلہ کریں؟

فنانس ڈائرکٹر: بالکل